بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محدث دہلی

جلد ۳ | ماہِ اگست ۱۹۳۵ء مطابق جمادی الاولیٰ ۱۳۵۴ھ | نمبر ۴

مناسبات

(از مولوی نذیر احمد صاحب املوی رحمانی)

خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ ہندوستان خصوصاً مسلمانوں کے ادبار و زوال۔ ذلت و نکبت کے ایام کب ختم ہونگے؟ ابھی ہم مسلمانوں کے روحانی و اخلاقی۔ قومی و سیاسی۔ تمدنی و اجتماعی۔ دینی و ملی۔ اقتصادی و معاشی مصائب ہی کا رونا رو رہے تھے کہ قدرت کی قہرمانی نگاہوں آفات سماویہ کی مسلسل و پیہم یورشوں نے ہمارے رہے سہے ہوش و حواس کو بھی باختہ کردیا۔ ایک طرف اگر قلت باران سے ملک قحط زدہ ہو رہا ہے تو دوسری طرف سیلاب کی تباہ کاریاں ہمیں نچلا نہیں بیٹھنے دیتیں۔ بہار اور کوئٹہ اگر زلزلے کی عبرت خیز مصیبتوں کا ماتم کر رہا ہے تو پشاور اور ایبٹ آباد ہولناک آتشزدگیوں کا مرثیہ خواں ہے۔ کونسی صبح ہے جو ہم پر ایک نئی مصیبت کا پیغام لیکر نہ طلوع ہوتی ہو؟ اور کونسی شام ہے جو کسی نئے حادثے کے ساتھ ہم پر سے نہ گذرتی ہو؟ آہ! تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم؟

لیکن ان تمام موجودہ آفتوں اور افسوسناک مصیبتوں میں کوئٹہ کا زلزلہ ایک عجیب حسرتناک اور جانکاہ حادثہ ہے۔ ۱۵ر جنوری ۱۹۳۴ء کے ہیبت ناک زلزلے کی تصویر بھی ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ اس کی تباہ کاریاں بھی ہمیں یاد ہیں لیکن جانی و مالی نقصان کی حیثیت سے کوئٹے کے زلزلے کی نوعیت ہی بالکل جداگانہ ہے۔ بہار میں زلزلہ اس وقت آیا تھا جبکہ اکثر لوگ گھروں سے باہر اپنے کاروبار میں مشغول تھے زلزلے کا احساس ہوتے ہی کثیر آبادی میدانوں میں نکل بھاگی۔ برخلاف اس کے کوئٹہ جیسے دلفریب اور دل آویز شہر میں زلزلہ ۳۱ر مئی ۱۹۳۵ء کو تین بجے شب میں آیا ہے جبکہ

تمام آبادی راحت وسکون چین ولطف کے ساتھ غیر معمولی ٹھنڈک کی وجہ سے بند کمروں میں گرم لحافوں میں دبی ہوئی آرام کی نیند سو رہی تھی۔ زمین کے ایک ہچکولے نے سر بفلک عمارتوں، اونچی اونچی خوشنما کوٹھیوں اور بڑے بڑے محلات کو اینٹوں اور پتھروں چونوں اور گاروں کا ڈھیر بنا دیا۔ وہ کوئٹہ جو کل تک انگوروں اور اناروں میووں اور پھلوں کے لہلہاتے ہوئے باغات کا ایک خوبصورت شہر تھا۔ آج ہزاروں انسانوں کی دبی ہوئی لاشوں کا ایک خوفناک قبرستان ہے۔ کتنی مائیں ہیں جو اپنے اُن معصوم غنچوں کی یاد میں تڑپ رہی ہیں جو بن کھلے مرجھا گئے۔ کتنے بچے ہیں جو اپنی ماؤں کے پیار اور باپوں کی محبت کیلئے بے چین نظر آ رہے ہیں۔ کتنی عورتیں ہیں جو کل سہاگن دولہن بنی ہوئی گھر کی زینت تھیں مگر آج ماتمی لباس پہن کر بے کسی و بے بسی کی مجسم تصویر بنی بیٹھی ہیں۔ کل جن کے سامنے روپیوں کا انبار خزانوں کا ڈھیر تھا آج وہ صبح وشام کی روٹی کیلئے بھی ترس رہے ہیں۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّمَنْ یَّخْشٰی ان واقعات میں ان کے لئے عبرت ہے جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔ فَاعْتَبِرُوْا یٰٓاُولِی الْاَبْصَارِ (بس اے لوگو ان حوادث پر عبرت کی نگاہ ڈالو۔

اس غیر معمولی سانحہ اور المناک واقعہ کے علاوہ اور بھی مختلف مقامات پر صرف چھ سات مہینے میں کئی بار زلزلے آئے ہیں جن کی تاریخیں حسب ذیل ہیں:۔

۲۷ر دسمبر سنہ ۱۹۳۴ء لاہور	۲۸ر دسمبر سنہ ۳۴ء پرتگال
۴ر جنوری سنہ ۳۵ء میانوالی	۵ر جنوری سنہ ۳۵ء ترکستان
۶ر فروری سنہ ۳۵ء لاہور	۱۲ر اپریل سنہ ۳۵ء ایران
۲۱ر اپریل سنہ ۳۵ء فارموسا	۳۱ر مئی سنہ ۳۵ء کوئٹہ۔ قلات۔ سندھ وغیرہ (وطن)

قدرت کی یہ تنبیہات ہمیں بار بار متنبہ کر رہی ہیں۔ اور ہمیں اپنی دینی و دنیوی فلاح کے اسباب پر غور کرنے کی دعوت دے رہی ہیں لیکن ہمارا تو یہ حال ہے کہ مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنْ رَّبِّهِمْ مُّحْدَثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۔ (یعنی ان کے پاس اللہ کی طرف سے جب کوئی نئی نصیحت پہنچتی ہے تو وہ اس کو نہایت ہی غفلت اور لاپرواہی کے ساتھ سنکر ٹال دیتے ہیں) پس اگر ہماری بداعمالیوں اور بدکرداریوں۔ لاپرواہیوں اور غفلت شعاریوں کی پاداش میں ہم پر اللہ کی گرفت آجائے تو کیا تعجب ہے فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۔ (یعنی ہم نے لوگوں کو ان کے اعمال کے بدلے میں پکڑ لیا (اور ہلاک کر دیا)

آج کل مسلمانوں کو یہ دعا خصوصیت کے ساتھ کثرت سے پڑھنی چاہیے۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔ (یعنی اے اللہ ہم کو اپنے غضب اور غصہ سے تباہ نہ کر اے ہمارے مولا ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر بلکہ اس سے پہلے ہی ہمیں بچا کر اپنی حفاظت اور رحمت میں لے لے) ✤

دارالحدیث رحمانیہ کا ششماہی امتحان

مورخہ ۴ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ سے ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۲ھ تک مدرسہ میں تعطیل کر کے طلبہ کو امتحان کی تیاری کا موقع دیا گیا۔

اور پھر ۱۰ سے شروع ہو کر ۱۲ ربیع الثانی کو ختم ہو گیا۔ ۱۳ کو طلبہ کو راحت و آرام کا موقع دیا گیا اور ۱۴ ربیع الآخر سے پھر تعلیم شروع ہو گئی۔ اور اسی دن نتیجہ بھی شائع ہو گیا۔ اللہ کا شکر ہے کہ دارالحدیث کی مخصوص تعلیم اور طلبہ و مدرسین کی محنت و کوشش کا ثمرہ حسب توقع نہایت امید افزا ظاہر ہوا۔

ناظم صاحب مدظلہ العالی نے تمام مدرسین و طلبہ کے سامنے نتائج پڑھکر سنائے اور پھر اپنی مسلمہ سخاوت اور مشہور کرم و عطا کا فیضان بہترین نمبروں پر کامیاب ہونے والے طلبہ پر نقد انعامات کی صورت میں ظاہر فرمایا۔ جن کی تفصیل یہ ہے:۔

جماعت ہشتم ۔ نظیر الحسن کو جماعت میں اول آنیکی وجہ سے ۴ر

جماعت ہفتم ۔ عبدالجلیل کو جماعت میں اول آنے کی وجہ سے ۳ر اور حدیث میں ۷۵ فیصدی حاصل کرنیکی وجہ سے ۱ر اور مدرسہ میں اول آنے کی وجہ سے ۱ر ان کو کل ۵ر روپے ملے۔

جماعت ششم ۔ محمد علی کو جماعت میں اول آنے کی وجہ سے ۳ر

جماعت پنجم ۔ عبداللہ ترک جماعت میں اول رہا اس لئے ۳ر

جماعت چہارم ۔ عبدالشکور 〃 〃 〃 〃 〃 ۳ر

ابوالخیر کو حدیث میں ۷۵ فیصدی حاصل کرنے کی وجہ سے ۳ر

جماعت سوم ۔ اقبال احمد جماعت میں اول رہا اسلئے ۳ر

جماعت دوم ۔ ضیاء الدین 〃 〃 〃 〃 〃 ۳ر اور عبدالقیوم بستوی نے ۸۰ فیصدی حدیث میں حاصل کئے اسلئے ۱ر

جماعت اولیٰ ۔ نورالحق 〃 〃 〃 〃 〃 ۳ر

جماعت ادنیٰ ۔ بشیر احمد 〃 〃 〃 〃 〃 ۳ر

میزان کل ۳۰ر

عربی مدارس کے عام دستور کے مطابق اب دارالحدیث کے بھی تعلیمی سال کا اخیر ہے صرف دو ڈھائی مہینے کی تعلیم ہے اس لئے اب طلبہ و مدرسین نہایت انہماک اور کوشش کے ساتھ اپنے اپنے فرائض میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ ان کی محنتوں کو بارآور کرے۔ اور دارالحدیث کی دینی و ملی خدمات کو ہمیشہ جاری رکھکر قبول فرمائے اور وہ فیض جو مسلمانوں کو عموماً اور جماعت اہلحدیث کو خصوصاً مدرسہ اور ناظم مدرسہ سے پہنچ رہا ہے دائم و ثابت رکھے

آمین الٰہ الحق آمین